روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 4 جنوری 2012ء 9 صفر 1433 ہجری 4 صلح 1391 ھش جلد 62-97 نمبر 3

قرآن کریم عزت و شرف کا موجب ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کیلئے کوئی نہ کوئی شرف وفخر ہوا کرتا ہے جس پر وہ نازاں ہوتا ہے میری امت کیلئے باعث رونق اور موجب شرف وافتخار قرآن کریم ہے۔

(حلیة الاولیاء جلد2صفحہ 175)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ جو اللہ تعالیٰ نے مومن کے وجود روحانی کے مراتب ستّہ بیان کر کے ان کے مقابل پر وجود جسمانی کے مراتب ستّہ دکھلائے ہیں یہ ایک علمی معجزہ ہے اور جس قدر کتابیں دنیا میں کتب سماوی کہلاتی ہیں یا جن حکیموں نے نفس اور الٰہیات کے بارے میں تحریریں کی ہیں اور یا جن لوگوں نے صوفیوں کی طرز پر معارف کی کتابیں لکھی ہیں کسی کا ذہن ان میں سے اس بات کی طرف سبقت نہیں لے گیا کہ یہ مقابلہ جسمانی اور روحانی وجود کا دکھلاتا۔ اگر کوئی شخص میرے اس دعوے سے منکر ہو اور اس کا گمان ہو کہ یہ مقابلہ روحانی اور جسمانی کسی اور نے بھی دکھلایا ہے تو اس پر واجب ہے کہ اس علمی معجزہ کی نظیر کسی اور کتاب میں سے پیش کر کے دکھلاوے۔ اور میں نے تو توریت اور انجیل اور ہندوؤں کے وید کو بھی دیکھا ہے۔ مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس قسم کا علمی معجزہ میں نے بجز قرآن شریف کے کسی کتاب میں نہ پایا۔ اور صرف اسی معجزہ پر حصر نہیں بلکہ تمام قرآن شریف ایسے ہی علمی معجزات سے پر ہے جن پر ایک عقل مند نظر ڈال کر سمجھ سکتا ہے کہ یہ اسی خدائے قادر مطلق کا کلام ہے جس کی قدرتیں زمین و آسمان کی مصنوعات میں ظاہر ہیں۔ وہی خدا جو اپنی باتوں اور کاموں میں بے مثل مانند ہے پھر جب ہم ایک طرف ایسے ایسے معجزات قرآن شریف میں پاتے ہیں اور دوسری طرف آنحضرت ﷺ کی امیّت کو دیکھتے ہیں اور اس بات کو اپنے تصور میں لاتے ہیں کہ آپ نے ایک حرف بھی کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا اور نہ آپ نے طبعی اور فلسفہ سے کچھ حاصل کیا تھا بلکہ آپ ایک ایسی قوم میں پیدا ہوئے تھے کہ جو سب کے سب امّی اور ناخواندہ تھی اور ایک وحشیانہ زندگی رکھتی تھی اور با ایں ہمہ آپ نے والدین کی تربیت کا زمانہ بھی نہیں پایا تھا تو ان سب باتوں کو مجموعی نظر کے ساتھ دیکھنے سے قرآن شریف کے منجانب اللہ ہونے پر ایک ایسی چمکتی ہوئی بصیرت ہمیں ملتی ہے اور اس کا علمی معجزہ ہونا ایسے یقین کے ساتھ ہمارے دل میں بھر جاتا ہے کہ گویا ہم اس کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کو دیکھ لیتے ہیں۔ غرض جبکہ بدیہی طور پر ثابت ہے، کہ سورۃ المومنون کی یہ تمام آیات جو ابتدائے سورۃ سے لے کر آیت فتبارک اللّٰہ ...... تک ہیں علمی معجزہ ہیں۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ آیت فتبارک اللّٰہ ...... علمی معجزہ کی ایک جزو ہے اور باعث معجزہ کے جزو ہونے کے معجزہ میں داخل ہے اور یہی ثابت کرنا تھا۔

اور یاد رہے کہ یہ علمی معجزہ مذکورہ بالا ایک ایسی صاف اور کھلی کھلی اور روشن اور بدیہی سچائی ہے کہ اب خدا تعالیٰ کی کلام کی رہبری اور یاددہانی کے بعد عقل بھی اپنے معقولی علوم میں بہت فخر کے ساتھ اس کو داخل کرنے کے لئے تیار ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد21صفحہ228)

معروف شاعر محترم عبدالمنان ناہید صاحب وفات پاگئے

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے معروف شاعر محترم عبدالمنان ناہید صاحب ابن حضرت خواجہ محمد دین بٹ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ یکم جنوری 2012ء کو بعمر 93 سال راولپنڈی میں وفات پاگئے۔

مکرم عبدالمنان ناہید صاحب یکم جنوری 1919ء کو سیالکوٹ شہر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں ہی حاصل کی اور پھر گورنمنٹ کالج لاہور اور اسلامیہ کالج پشاور سے حصول علم کے بعد 40 کی دہائی میں ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ فیروز پور میں بطور اکاؤنٹنٹ تعینات ہوئے۔ بعد میں ڈپٹی کنٹرولر ملٹری اکاؤنٹس کے عہدہ پر فرائض سرانجام دیتے ہوئے 1979ء میں ریٹائر ہوئے۔

محترم عبدالمنان ناہید صاحب نے اوائل عمر سے ہی شاعری کا آغاز کیا۔ آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی خواہش کی تعمیل میں رومانوی شاعری کو چھوڑ کر اپنا رجحان خالصتاً دین کی طرف کرلیا۔ آپ کے کلام میں دین حق اور حضرت مسیح موعود کی زندگی کے تاریخی واقعات کا بیان اور خلافت احمدیہ سے عشق اور والہانہ محبت کا اظہار جا بجا نظر آتا ہے۔ سینئر جماعتی شعراء میں آپ کا شمار ہوتا تھا اور پختہ کلام کہنے والے تھے۔ آپ کے تین مجموعہ ہائے کلام ''شاہراہ احمدیت''، ''سیل غم'' اور ''اک حرف ناتمام'' شائع ہو چکے ہیں۔ جبکہ تین مجموعے زیر طباعت ہیں۔ آپ بڑے دھیمے مزاج اور عاجزی وانکساری کے پیکر تھے۔ جونیئر شعراء کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کرتے ادب واحترام اور بڑے سلیقے کے ساتھ بات کرتے۔ آپ جماعتی مشاعروں کا لازمی حصہ ہوا کرتے تھے۔

باقی صفحہ 8 پر

رپورٹ مکرم شیخ کلیم الرحمٰن صاحب نائب افسر جلسہ

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کا 28واں جلسہ سالانہ

خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کو مورخہ 2 تا 4 جولائی 2010ء کو اپنے 28ویں جلسہ سالانہ کو اپنی پوری روایات کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس جلسہ سالانہ کے لئے مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ کو اپنی نمائندگی میں شرکت کے لئے نامزد فرمایا۔

2009ء سے حضور انور کی ہدایت کے مطابق جماعت اپنا جلسہ اپنی نئی جگہ پر ٹینٹ لگا کر منعقد کرتی ہے۔ اس مشن ہاؤس کے گرین ایریا کا علاقہ تقریباً 6500 مربع میٹر پر مشتمل ہے۔

پہلا دن

مورخہ 2 جولائی بروز جمعہ کو نماز تہجد نماز فجر اور درس قرآن سے جلسے کا آغاز ہوا۔ 10 بجے رجسٹریشن کا کام شروع ہوا بعدازاں مکرم طارق ولید صاحب امیر جماعت سوئٹزرلینڈ نے انتظامات کا معائنہ کیا۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی بعد ازاں ایم ٹی اے کے ذریعے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ براہ راست سنا اور دیکھا گیا۔ دوپہر 3 بجکر 50 منٹ پر مکرم عبدالسمیع صاحب نے لوائے احمدیت اور مکرم امیر صاحب سوئٹزرلینڈ نے ملکی پرچم لہرایا۔

ٹھیک چار بجے افتتاحی اجلاس مکرم امیر صاحب سوئٹزرلینڈ کی صدارت سے جلسے کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن اور اس کے اردو اور جرمن ترجمہ اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر کی آپ کی تقریر جرمن زبان میں تھی جس کا رواں ترجمہ اردو میں پیش کیا گیا۔ تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔

آج کے اجلاس کی دوسری تقریر اردو زبان میں تھی جو مکرم بشیر احمد طاہر صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم سوئٹزرلینڈ کی تھی آپ کی تقریر کا عنوان ''طاعون، حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت'' تھا۔ اس کے بعد مکرم زاہد بٹ صاحب نے نظم پیش کی۔ آج کے اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر اردو زبان میں تھی جس کا موضوع تھا یورپی معاشرے میں دینی اقدار کا تحفظ جو کہ مکرم بشارت انیس صاحب نے کی۔

دوسرا دن

ہفتہ 3 جولائی 2010ء نماز تہجد ادا کی گئی نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔ جلسے کا دوسرا اجلاس 10 بجکر 30 منٹ پر مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ و نیشنل سیکرٹری تربیت سوئٹزرلینڈ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ اور نظم کے بعد دوسرے اجلاس کی پہلی تقریر حضرت مسیح موعود کی دین کے لئے غیرت کے عنوان سے مکرم نعیم اللہ صاحب نے کی۔

دوسرے دن دوپہر سے پہلے کا سیشن خاص طور پر جرمن مہمانوں کے لئے مختص تھا جس کے لئے تقریباً دو تین ماہ قبل ہی سیاستدانوں، وکلاء، ٹیچرز اور ڈاکٹر صاحبان کو دعوت نامے بھجوا دیئے گئے تھے اس دفعہ مختلف مکاتب فکر کے تقریباً 15 افراد تشریف لائے۔ دوسرے اجلاس کی دوسری تقریر ہمارے نو احمدی دوست مکرم عطاء الحق صاحب نے کی۔ ان کی تقریر کا عنوان تھا۔ سوئٹزرلینڈ میں رہنے والے...... کے فرائض جو کہ جرمن زبان میں تھی جس کا رواں ترجمہ اردو زبان میں پیش کیا گیا۔ ایک جرمن نظم کے بعد جرمن تقریر سوئٹزرلینڈ میں شریعت حقہ کا تدریجاً نفاذ، ایک حقیقت یا غلط فہمی مکرم ڈاکٹر یحیٰی حسن باجوہ صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ سوئٹزرلینڈ نے کی۔ ان کی تقریر کے بعد جرمن زبان میں آنے والے جرمن مہمانوں نے سوالات کئے جن کے مکرم امیر صاحب اور مربی صاحب نے جوابات دیئے اس کے بعد مہمانوں کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

مورخہ 3 جولائی 2010ء بروز ہفتہ دوپہر 12 بجے تک لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ نے اپنا اجلاس منعقد کیا جس کی صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد نظم پیش کی گئی۔ اس اجلاس میں دو تقاریر کی گئیں جن کے موضوعات تھے ''انفاق فی سبیل اللہ'' اور ''اللہ تعالیٰ کی مخلوق، انسان اور ملائکہ کا باہمی تعلق'' اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے چند گزارشات کیں آخر میں دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

طعام اور وقفے کے بعد ظہر وعصر کی نمازیں ادا کی گئیں قرآن کریم کی تلاوت مع اردو و جرمن ترجمہ اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم صداقت احمد صاحب مربی انچارج سوئٹزرلینڈ نے کی آپ کی تقریر کا عنوان تھا نماز تمام عبادتوں کی کنجی ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد نظام جماعت اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان سے مکرم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت و افسر جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ نے کی۔ ان دو تقریروں کے بعد آج کے پروگرام کے مطابق اردو سوال و جواب کی نشست تھی جس میں مکرم صداقت احمد صاحب مربی انچارج سوئٹزرلینڈ مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب اور مکرم ڈاکٹر شمیم قاضی صاحب نے سوالوں کے جوبات دیئے یہ محفل تقریباً 2 گھنٹہ تک جاری رہی آخر میں چند اعلانات کے بعد دوسرے دن کی کارروائی کا اختتام ہوا۔ رات 9 بجکر 30 منٹ پر مغرب وعشاء کی نماز ادا کی گئی۔

تیسرا دن

اتوار 4 جولائی 2010ء کو صبح 3 بجکر 15 منٹ پر نماز تہجد ادا کی گئی نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔ ناشتے کے بعد مکرم عبدالسمیع خان صاحب نے مکرم امیر صاحب اور خاکسار نائب افسر جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ کے ساتھ پورے جلسے کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ نئے مشن ہاؤس میں کچن کی سہولت موجود نہ ہونے کی وجہ سے ساتھ کے گاؤں میں کچن کرایہ پر حاصل کیا گیا تھا وہاں پر بھی آپ تشریف لے گئے جو کہ جلسہ گاہ سے تقریباً 10 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع تھا۔ جلسے کا چوتھا اجلاس 10 بجکر 30 منٹ پر مکرم منصور احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ ربوہ پاکستان کی صدارت میں شروع ہوا تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ اور نظم کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر جرمن زبان میں مکرم راشد احمد وڑائچ صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ کی تھی۔ ان کی تقریر کا موضوع تھا خلیفہ خدا بناتا ہے۔ دوسری تقریر اردو میں الٰہی جماعتوں پر آنے والے ابتلاء، ان کی سچائی کی دلیل ہیں کے عنوان سے مکرم محمد ایوب کلہ صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن سوئٹزرلینڈ نے کی نظم کے بعد اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم عبدالوحید وڑائچ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ نے کی جس کا موضوع تھا میراج بیت اللہ اس کے بعد وقفہ کے درمیان مکرم مبشر احمد طاہر صاحب مہتمم اطفال سوئٹزرلینڈ نے مکرم عبدالسمیع صاحب کے ساتھ اطفال الاحمدیہ کی ایک خاص نشست کا بندوبست کیا ہوا تھا جس میں بچوں نے مہمان خصوصی سے مختلف سوالات کئے جن کے مہمان خصوصی نے بڑے آسان لفظوں میں جوابات دیئے۔

اختتامی اجلاس

طعام اور نماز ظہر وعصر کے بعد دوپہر 3 بجکر 30 منٹ پر آخری اجلاس کی کارروائی مہمان خصوصی مکرم عبدالسمیع خان صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد آپ نے دوران سال مجموعی طور پر بہترین کارکردگی دکھانے والی مجلس خدام الاحمدیہ آرگو کو علم انعامی سے نوازا اس کے بعد مہمان خصوصی نے اختتامی خطاب فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے دعا کروائی جس کے ساتھ یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

الحمد للہ اس جلسہ میں تقریباً 700 افراد نے شرکت کی۔ جس میں پاکستان، جرمنی، اٹلی، سری لنکا اور انڈیا کے احباب شامل ہوئے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کی خدمت اور محنت کو قبول فرمائے۔ ہمیشہ اسی لگن اور محنت کے ساتھ جلسوں کے انعقاد کی توفیق دیتا رہے اور اس کے ذریعہ ہمارے ایمانوں کو تقویت عطا فرمائے۔ آمین

غزل

ہماری دھڑکنیں پرواز پر ہیں
تمہاری اُنگلیاں کس ساز پر ہیں

الٰہی! نظرِ بد سے تُو بچانا
ابھی ہم عشق کے آغاز پر ہیں

بیاں اس کشف کو کیسے کروں میں
بہت سی بندشیں الفاظ پر ہیں

تماشے سے اُٹھا لی ہیں نگاہیں
نگاہیں اب تماشہ ساز پر ہیں

نہیں بجھتے چراغ اُس آدمی کے
ہوائیں دم بخود اس راز پر ہیں

قیامت خیز رفتاریں ہیں اس کی
قدم ہر پل کسی اعجاز پر ہیں

تمہاری چاندنی اب چارسُو ہے
اُجالے اور ہی انداز پر ہیں

شہادت دے رہا ہے ہر نیا دن
یہ دل لبیک اک آواز پر ہیں

ناصر احمد سید

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ

مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی یاد میں

ڈاکٹر صاحب نظام جماعت وخلافت کے عاشق، فدائی، مخلص اور وفادار خادم سلسلہ تھے

خلافت احمدیہ کے فدائی اور عاشق ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب مرحوم ایک نہایت باوفا دوست، مہمان نواز، منکسر المزاج، نرم خُو اور راستباز انسان تھے، اللہ اور بندوں کے حق ادا کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہنے والے تھے۔ وہ سردار قوم ہو کر خادم خلق تھے۔ محض اعلیٰ تعلیم یافتہ ایک ماہر طبیب ہی نہیں ایک نافع الناس وجود بھی تھے۔ ع

وہ یوں بھی تھا طبیب وہ یوں بھی طبیب تھا

آپ ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی صاحب کے فرزند اور سیدنا حضرت مصلح موعود کے معالج خصوصی حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے نواسے تھے۔ آپ کے والد حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر تقسیم ملک کے بعد 1948ء میں میر پور خاص سندھ میں جا کر آباد ہوئے اور اپنی طبّی خدمات سے علاقے میں متعارف ہوئے اور بطور امیر ضلع میر پور خاص سندھ 30 سال کے لمبے عرصہ تک کمال جرأت وہمت اور اخلاص کے ساتھ احسن رنگ میں خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔

ان کے بعد مکرم چوہدری نور احمد صاحب نے 1989ء سے 1995ء تک ضلع میر پور خاص کی امارت کی توفیق پائی۔ خاکسار کو 1991ء سے بطور ناظر دعوت الی اللہ سندھ کے دوروں کی توفیق ملنی شروع ہوئی، ان کے وقت میں جب دعوت الی اللہ کے دورہ پر میر پور خاص جانا ہوتا تو چوہدری صاحب موصوف خصوصی مجلس مذاکرہ کا اہتمام کرتے جس میں مختلف طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے احباب کو پیغام حق پہچانے کی توفیق ملتی۔ ان مجالس کا انتظام بھی ہمیشہ ڈاکٹر صاحب مرحوم کے وسیع سبزہ زار میں ہوا کرتا تھا۔ یہ دلچسپ اور مفید نشستیں نماز عشاء کے بعد سے رات گئے تک جاری رہتیں اور کئی سعید روحوں تک پیغام حق پہنچانے کا ذریعہ بنتی تھیں۔

1995ء میں ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب امریکہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے آئے اور خدمت دین کا بے شمار جذبہ بھی ہمراہ لائے اور اپنی ذمّہ داریاں کماحقہ، ادا کرتے ہوئے عملاً اپنے مخلص باپ کا مخلص بیٹا بن کے دکھایا۔ انہوں نے ایک طرف اپنے والد کے قائم کردہ فضل عمر میڈیکل سنٹر میر پور میں طبّی خدمت کا آغاز کیا تو دوسری طرف بطور قائد علاقہ سندھ دینی خدمت کی سعادت پانے لگے۔ اسی سال آپ امیر ضلع میر پور خاص بھی مقرر ہو گئے اور پھر تا دمِ شہادت 2008ء تیرہ سال تک مسلسل دینی خدمات کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ بھی آپ کئی مرکزی کمیٹیوں کے ممبر ہوتے تھے۔ ہمارے ساتھ منصوبہ بندی کمیٹی کے بھی ممبر رہے۔ جس کی میٹنگز کے لئے وہ اپنا قیمتی وقت صرف کر کے اور لمبا سفر کر کے میر پور خاص سے مرکز سلسلہ تشریف لایا کرتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب جب امیر ضلع مقرر ہوئے تو ہر سہ ماہی یا دوسری تیسری سہ ماہی میں خاکسار کے دورہ سندھ کے موقع پر زیادہ تواتر سے ایسے مذاکروں کا انعقاد کرنے لگے، ڈاکٹر صاحب ذاتی دلچسپی اور بڑے جوش وجذبہ سے ان پروگراموں کا اہتمام کرتے تھے۔ مرکز سے ہماری روانگی سے قبل وہ انتظامات مذاکرہ کے لئے مشاورتی میٹنگز کا سلسلہ شروع کر دیتے۔ منتخب مدعووین کی فہرستیں بنائی جاتیں۔ ان کو دعوت مذاکرہ دے کر فرداً فرداً توثیق کروائی جاتی کہ کون کون اس مجلس میں آسکے گا۔ مہمانوں کے لانے کیلئے افراد جماعت کی ڈیوٹیاں لگائی جاتیں، ایک خاص تعداد ڈاکٹر صاحب کے ذاتی مہمانوں کی ہوا کرتی جن کو وہ خود فون پر یاددہانی کرواتے۔ بالعموم ان مذاکروں میں حاضری ڈیڑھ دوصد تک ہو جایا کرتی تھی۔

ان کی مجالس کے مہمانوں میں اکثر ڈاکٹرز، اساتذہ یا سرکاری افسران تعلیم یافتہ طبقہ سے تعلق رکھنے والے دیگر بااثر لوگ اور زمیندار وغیرہ ہوتے۔ اس اہتمام کے نتیجہ میں منتخب اور دلچسپی رکھنے والے احباب کی عمدہ مجالس منعقد ہوا کرتیں۔ ڈاکٹر صاحب کے گھر کے وسیع سبزہ زار میں ان مجالس کے بعد مہمانوں کے لئے خصوصی دعوت کا اہتمام ہوتا تھا۔ کھانے کے دوران بھی ملاقاتوں اور تعارف کا سلسلہ جاری رہتا اور اس کے بعد بھی۔ اس طرح بعض دفعہ رات کے بارہ بج جاتے ...... اب ڈاکٹر صاحب اپنی مشاورتی کمیٹی کو لے کر بیٹھ جاتے کہ مدعووین میں سے کون آیا کون نہیں اور جو آئے ان کے تاثرات کیا تھے؟ آئندہ ان سے رابطہ کیسے رکھنا ہے؟ اس سے فارغ ہو کر ہمیں آرام کے لئے اپنے کمرے میں بھجوا کر خود ڈاکٹر صاحب کہیں غائب ہو جاتے پوچھنے پر پتہ چلتا کہ اپنے ہسپتال میں داخل بعض مریضوں کا جائزہ لینے چلے گئے ہیں۔ نامعلوم کب ہسپتال سے رات گئے واپس لوٹتے مگر علی الصبح فجر کی نماز میں پھر موجود ہوتے۔ نماز فجر کے بعد کچھ آرام کر لیتے پھر ناشتہ پر بطور مہمان نوازی کیلئے موجود ہوتے۔ الغرض ڈاکٹر صاحب انتھک انسان تھے۔ ان کے عہد میں میر پور خاص میں یہ مجالس اس تسلسل سے ہوئیں کہ ان مجالس کے شرکاء سے ذاتی تعارف ہو گیا وہ اور کئی دوست تو ان مجالس کی رونق اور علامت بن گئے۔ ان میں سے بعض زمینداروں اور وڈیروں نے تو جوابی دعوتیں دینی شروع کر دیں کہ ان کے ڈیرے پر جا کر ضیافت قبول کی جائے۔

ایک دفعہ سندھی زمیندار صالح مونگریو صاحب کی خواہش پر ڈاکٹر صاحب کے ہمراہ ان کے ڈیرے پر جا کر بھرپور پُر تکلف دعوت میں شریک ہوئے۔ دعوت الی اللہ کی اس مفید مجلس کے بعد کھانے وغیرہ کا سلسلہ شروع ہوا۔ بعد میں ڈاکٹر صاحب دو دفعہ زیارت مرکز کی غرض سے سڑک کے راستے لمبا سفر طے کر کے مونگریو صاحب اور ان کے بعض عزیزوں کے ہمراہ لے کر ربوہ آئے۔ یہ مہمان خاکسار کے گھر بھی تشریف لائے اور بہت اپنائیت اور خوشی کا اظہار کیا۔

میر پور کے دورہ کے موقع پر شہر کے علاوہ دیگر بڑی جماعتوں میں کوئی پروگرام ہوتا تو باوجود اپنی متنوع بھرپور طبی مصروفیات کے مرکزی نمائندہ کی معیّت کے بغیر انہیں چین نہ آتا۔ ہمیں ان کی خاطر پھر یہ اہتمام کرنا پڑتا کہ جماعتی پروگرام سے فارغ ہو کر رات واپس میر پور خاص پہنچ جائیں۔ مگر جس جگہ بھی پروگرام ہوتا ڈاکٹر صاحب ایسے ہر دلعزیز اور نرم خو تھے کہ جائے مذاکرہ پر بھی کسی مریض یا اس کے لواحقین کی درخواست کبھی نہ ٹالتے بلکہ مذاکرہ سے پہلے اور بعد ان کا یہی شغلِ معائنہ مریضاں جاری رہتا۔ کسی کے گھر جا کر مریض کو دیکھ رہے ہیں تو کوئی مریض خود چل کر ان کے پاس آرہا ہے، وہ یوں بھی ان دور دراز علاقوں میں ہفتہ میں ایک دن فری میڈیکل کیمپ کیا کرتے تھے جہاں طبی سہولتیں مقصود تھیں، اس لحاظ سے وسیع حلقہ احباب بھی تھا اور حلقہ مریضان بھی۔ دوران سفر ڈاکٹر صاحب کچھ وقت تو اپنی نیند پوری کرتے اور پھر ایمان افروز معجزانہ واقعات سناتے جن میں کچھ تو مریضوں کے حق میں قبولیت دعا کی مثالیں ہوتیں جن کو سن کر اس نافع الناس وجود کے لئے دل سے صدائے آفریں بلند ہوتی اور دعا نکلتی اور کچھ بظاہر لاعلاج مریضوں کی درست تشخیص اور کامیاب علاج کا تذکرہ ہوتا تبھی تو پورے علاقے میں ان کی ایک ساکھ تھی۔

ایک دفعہ ڈاکٹر صاحب کی معیّت میں نصرت آباد اسٹیٹ مجلس مذاکرہ کے لئے گئے۔ تو وہاں پہلے سے پولیس کی گاڑی موجود پائی۔ جب گیسٹ ہاؤس پہنچے تو تھانہ جھڈو کے SHO بمع عملہ پولیس موجود تھے جو کہ ڈاکٹر صاحب کے زیر علاج رہے تھے۔ وہ بہت عقیدت واحترام سے ملے اور بتایا کہ انہوں نے جب یہاں ڈاکٹر صاحب کی آمد کا سنا تو رہ نہ سکے اور ملنے چلے آئے پھر وہ نہ صرف مجلس مذاکرہ میں شامل ہوئے بلکہ بعض سوال کر کے تشفّی بھی حاصل کی۔

مذاکرہ کے بعد کھانے سے فارغ ہونے اور ڈاکٹر صاحب کے مریض دیکھنے تک رات کے قریباً بارہ بج رہے تھے۔ اور سندھ کا دور دراز کا یہ علاقہ بالخصوص رات کے سفر کے لئے موزوں نہیں۔ مگر ڈاکٹر صاحب کی وجہ سے واپسی ضروری تھی تھانیدار صاحب نے کہا کہ میرے تھانہ جھڈو کی حدود تک تو آپ بے فکر رہیں پولیس اپنی حفاظت میں لے کر جائے گی۔ پھر واقعی پولیس نے ہماری دو کاروں کے قافلے کو سکواڈ کیا اور 50/60 کلومیٹر تک اپنی حدود تھانہ سے باہر تک بحفاظت رخصت کیا۔

جماعتی کاموں میں ڈاکٹر صاحب کی سنجیدگی اتنی تھی کہ ایک دفعہ میر پور خاص میں مجلس مذاکرہ کا پروگرام تھا، مرکز سے امراء اضلاع کو یہ ہدایت بھجوائی گئی تھی کہ منتخب اور سعید فطرت احباب کی ایک محدود تعداد کو ایسے مذاکروں میں بلایا جائے۔ ڈاکٹر صاحب کی مرکزی ہدایات کی اطاعت اور جماعتی کاموں کی منصوبہ بندی کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے باقاعدہ ضلعی مشاورتی کمیٹی میں 120 مدعووین کی فہرست تیار کی۔ ان احباب کو دعوت نامے دے کر توثیق کروائی گئی کہ کتنے دوست مجلس میں آئیں گے۔

پروگرام میں صرف انہی احمدی احباب کو مدعو کیا گیا جو منظور شدہ فہرست کے مطابق مہمان لے کر آئیں۔ یہ مجلس بڑی کامیاب رہی آخر میں جب حاضری کا پوچھا تو حیرت کی انتہا نہ رہی کہ پورے 120 مہمان اس پروگرام میں شامل تھے۔ یہ بھی پتہ چلا کہ مذاکرہ کے دوران اور بعض احمدی احباب بھی مہمان لیکر آئے مگر چونکہ وہ منظور شدہ فہرست کے مطابق نہیں تھے اس لئے ان کو گیٹ سے معذرت کے ساتھ واپس کر دیا گیا کہ آئندہ کسی پروگرام میں شامل کر لیں۔

جماعتی کاموں میں ڈاکٹر صاحب کی یہ دلچسپی اور خلوص آخری دم تک رہا۔ وہ بڑے سائنٹیفک انداز میں کام کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ان کا

میڈکل سنٹراور ضلع میر پور خاص کی جماعت ایک ساتھ ترقی کر رہے تھے جو بلا شبہ حاسدوں کی آنکھوں میں کھٹکتی تھی۔

ہر سال یا ششماہی میں جب میر پور جانا ہوتا تو ڈاکٹر صاحب ایک ضروری پروگرام اپنے ہسپتال میں جا کر دعا کرنے کا رکھتے تھے۔ کیونکہ اس عرصہ میں کچھ نہ کچھ نیا اضافہ ہسپتال میں ہو چکا ہوتا تھا ایک دفعہ خواتین کے وارڈ کا اضافہ ہوا ہے تو دوسری دفعہ بچوں کے شعبہ کا قیام ہو گیا تیسری دفعہ ڈائلیسز کی مشین آئی تو چوتھی دفعہ کراچی سے آنے والے مختلف شعبوں کے ماہرین کنسلٹنٹ کی OPD کا نیا سلسلہ شروع ہونے کو تھا۔ الغرض وہ کسی ایک جگہ ٹھہر جانے کے قائل نہ تھے۔ ہر دفعہ ایسے موقع پر ان کی خواہش ہوتی کہ ضلع بھر سے آئے ہوئے عہدیداران کو بھی ہسپتال لے جائیں اور مرکزی نمائندوں کے ساتھ وہاں جا کر برکت کی دعا ہو۔

دوسری طرف جماعت کی تعلیم وتربیت کا ڈاکٹر صاحب کو اتنا خیال تھا کہ آپ نے اپنے ضلع میں تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کے لئے تعلیمی انعامات اور وظائف جاری کر دیئے تھے۔ ہر سال ایک انعامی تقریب ان تعلیمی ایوارڈ کی تقسیم کے لئے منعقد ہوا کرتی تھی۔ جس کے نتیجہ میں ضلع بھر میں تعلیمی میدان میں احمدی بچوں اور بچیوں میں ایک دوڑ لگی رہتی تھی۔ دعوت الی اللہ کی ہدایات کی سہ ماہی یا ششماہی میٹنگ میں ضلع بھر سے زعماء اور قائدین مجالس آئے ہوتے۔ جب خاکسار میٹنگ میں مرکزی ہدایات پہنچا کر فارغ ہوتا تو ڈاکٹر صاحب ان کی بھر پور پابندی کروانے کی خاطر اپنے جملہ عہدیداران کے سامنے پہلے خود ان کی تعمیل کا عہد کرتے اور پھر سب عہدیداران سے بھی عہد لیتے کہ انشاء اللہ ان خطوط پر کام کر کے دکھائیں گے اور پھر واقعی ان کی مساعی کی صدائے بازگشت مرکز میں سنائی دیتی تھی۔ ڈاکٹر صاحب خلافت کے سچے عاشق اور فدائی تھے اس لئے وہ نظام جماعت کا بہت احترام کرتے۔ عہدیداران کی حوصلہ افزائی کا بہت خیال رکھتے مربیان اور واقفین زندگی کا بہت خاص لحاظ کیا کرتے۔ ایک دوستانہ ماحول میں ان کی سطح پر اتر کر اور ساتھ مل کر کام کیا کرتے تھے۔ الغرض بطور امیر ضلع اپنے رفقائے کار، ممبران مجلس عاملہ تنظیموں کے عہدیداران سے نہایت محبت اور پیار سے تعاون حاصل کرنے میں وہ اپنی مثال آپ تھے۔ اور ضلع میں ایک ٹیم ورک دیکھنے میں آتا تھا۔

وہ مخلوق خدا کے ہمدرد اپنے مریضوں سے بھی بہت شفقت سے پیش آتے ان کیلئے خود دعا کرتے اور دوسروں کو بھی دعا کا کہتے۔

میر پور خاص کے ایک دورے کے موقع پر ڈاکٹر صاحب موصوف رات کو اپنے ہسپتال میں لے کر گئے تو بتایا کہ سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو صاحب کی کوئی عزیزہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کے لواحقین سے ملوایا تو محسوس ہوا کہ انہیں ڈاکٹر صاحب کے ساتھ گہرا تعلق اور ان کی دعاؤں پر پورا اعتماد تھا۔

ڈاکٹر صاحب موصوف منکسر المزاج، رقیق القلب اور انتہائی ہمدرد خلائق تھے کسی کی تکلیف کا سن کر بے چین ہو جاتے اور جب تک اسے دور نہ کر لیں انہیں چین نہ آتا۔ مریض کی آدھی بیماری تو اپنی شیریں گفتگو سے تسلی دلا کر دور کر دیتے۔ خاکسار کے والد صاحب بتقاضہ عمر عارضہ قلب کے علاوہ مختلف عوارض میں مبتلا رہتے ہیں، ڈاکٹر صاحب ربوہ تشریف لائے تو ان کا بڑی توجہ سے معائنہ فرما کر پنڈلیوں کے درد کے لئے دوا تجویز فرمائی جس سے خاصہ افاقہ ہوا۔

والد صاحب اکثر اپنے مشفق معالج کو یاد کرتے اور ان کی خواہش ہوتی کہ جب ڈاکٹر صاحب آئیں تو ان سے ضرور ملاقات ہو۔

ڈاکٹر صاحب میں ہی نہیں بلکہ ان کے سب اہل خانہ میں بھی صفت مہمان نوازی بھی اعلیٰ درجے کی تھی۔ ان کا گھر مرجع خلائق تھا، میر پور خاص کے دورے پر ڈاکٹر صاحب کے بالا خانہ میں ہمارا قیام ہوتا تھا۔ جماعتی گیسٹ ہاؤس کے باوجود وہ ہمیں ذاتی مہمان بنا کر خوش ہوتے اس موقعہ پر وہ بڑے اہتمام سے اس قیامگاہ کو تیار کرواتے۔ ضرورت کی تمام چیزیں اور اشیائے خورونوش رکھواتے اور اپنے گھر جیسا آرام وسہولت بہم پہنچانے کی بھر پور کوشش کرتے۔ خاکسار کے قیام کے دوران بعض دفعہ قریبی غیر از جماعت احباب کی مجالس ان کے ڈرائنگ روم میں ہوا کرتیں۔

اسی طرح خاکسار کی آمد کے موقع پر مختلف کھانوں اور ناشتہ کے اوقات میں اعزازی طور پر ہماری مخلص بہن ڈاکٹر صاحب کی بیگم امۃ الشافی صاحبہ مہمان نوازی کا خصوصی اہتمام فرماتیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی احسن جزاء عطا فرمائے۔ (آمین)

موسم گرما کی تعطیلات میں بعض دفعہ خاکسار کی فیملی بھی دورہ میں شریک سفر رہی۔ ڈاکٹر صاحب کے اہل خانہ نے پہلے سے بڑھ کر سب کا خیال رکھا۔ ان کا بیٹا اسامہ تو بہت جلد ہمارے چھوٹے بچوں سے مانوس ہو گیا۔

خاکسار کی اہلیہ اب تک ڈاکٹر صاحب اور ان کی بیگم کی مہمان نوازی اور اکرام ضیف کی تعریف کرتی ہیں۔ مرکز میں مجلس شوریٰ کے موقع پر ڈاکٹر صاحب مع اپنی بیگم صاحبہ کے مرکز تشریف لاتے تو ازراہ محبت گاہے ہمارے گھر بھی تشریف لاتے۔ وہ تعلقات رکھنا اور نبھانا خوب جانتے تھے۔ وہ باوفا انسان تھے اللہ انہیں ان کی وفاؤں کا صلہ دے اور ہمیں ان کے خاندان سے وفا کی توفیق دے۔ وہ اپنوں پرایوں سے احسان کا سلوک روا رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے احسان کا سلوک فرمائے اور ان کے اہل خانہ کا خود متکفل ہو۔ وہ نافع الناس تھے اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کی نیکیوں کو ان کے لئے صدقہ جاریہ بنا دے اور ہم سب کی دعائیں انہیں پہنچتی رہیں۔ وہ خلیفہ وقت سے عشق اور ان کے نمائندوں سے محبت رکھتے تھے، اللہ ان سے پیار کا سلوک فرمائے۔ اور انہیں اپنے مولیٰ سے ہمیشہ یہ ندا سنائی دیتی رہے۔

اے نفس مطمئنہ اپنے ربّ کی طرف لوٹ آ اس حال میں کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ہو۔ آ میرے بندوں میں داخل ہو جا اور آ میری جنتوں میں داخل ہو جا۔

ناصرات الاحمدیہ

ہم احمدی بنات ہیں اور ناصرات ہیں   ہم حسنِ کائنات ہیں شیریں صفات ہیں
جلوہ فروزِ کار گہِ کائنات ہیں   ہم تلخیٔ حیات میں شاخِ نبات ہیں

ہم احمدی بنات ہیں اور ناصرات ہیں

گم کردہ راہ طعنہ زناں چرخِ پیر پر   اور ہم رواں دواں ہیں اک سیدھی لکیر پر
دل میں خلش کوئی نہ بار اپنے ضمیر پر   اس دورِ کج خرام میں ہم صالحات ہیں

ہم احمدی بنات ہیں اور ناصرات ہیں

روشن ہے اپنی راہ خلافت کے نور سے   روشن تر اپنی بزمِ دل و جاں حضور سے
قدموں میں آئیں منزلیں نزدیک و دور سے   ہم ہر قدم پہ عظمتِ عزم و ثبات ہیں

ہم احمدی بنات ہیں اور ناصرات ہیں

تمکینِ دیں ملی ہمیں تسکینِ جاں ملی   صد شکر بزمِ مہدیٔ آخر زماں ملی
محرومیوں میں نعمتِ ہر دو جہاں ملی   مردہ ہو دل کہیں تو ہم آبِ حیات ہیں

ہم احمدی بنات ہیں اور ناصرات ہیں

جو دیکھنا ہو حسنِ قیام و خرام کو   اک بار آ کے دیکھو ہمارے امام کو
دیکھو ہمارے فکر و عمل کے نظام کو   اک نو بہ نو حیات کے یہ معجزات ہیں

ہم احمدی بنات ہیں اور ناصرات ہیں

عبدالمنان ناہیدؔ

مکرم رانا عبدالرزاق خاں صاحب

خدمت قرآن مجید کے دس طریقے

اے بے خبر بخدمت فرقان کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

ہر مومن اللہ تعالیٰ کے زندہ کلام قرآن مجید سے عقیدت رکھتا ہے۔اسے آسمانی نوشتہ خیال کرتا ہے۔تمام دنیا کی نجات اس سے وابستہ سمجھتا ہے۔ اس عقیدت کا تقاضا ہے کہ تمام مومن قرآن مجید سے بے انتہا محبت کریں۔اسے حفظ کریں۔اس کے معانی ومعارف پرغور کریں۔اس کے احکام پر عمل پیرا ہوں۔اوراس آبِ حیات کو لے کر پیاسی دنیا کے کونے کونے تک پہنچیں۔

اولین مومنوں میں قرآن مجید کا بے مثال عشق پایا جاتا تھا اور وہ اس بے پایاں سمندر کی گہرائیوں میں جاکر درخشندہ موتی نسل انسانی کے سامنے پیش کرتے تھے۔ان کے دن بھی قرآن مجید پر تدبر کرتے ہوئے بسر ہوتے تھے۔ان کی راتیں بھی قرآن مجید کی تلاوت وترتیل کے مزہ میں گزرتی تھیں۔ان کو سفر وحضر میں صبح ومساء قرآن مجید سے لگاؤ رہتا تھا۔غرضیکہ ان کی ساری زندگی قرآن مجید سے وابستہ ہوتی تھی۔اور وہ اس پاک کتاب کے انوار سے اپنے قلوب کو نورانی بناتے تھے۔مشکلات میں اس سے راہنمائی حاصل کرتے تھے۔صحابہؓ اور تابعین کے مبارک زمانہ میں قرآن مجید ہی ساری اسلامی دنیا کا محور تھا اور تمام اسلامی ثقافت اسی مرکز کے گرد چکر لگاتی تھی۔ ہر مجلس میں اسی کتاب کا تذکرہ تھا اور ہر مسئلہ کے لئے اسی کتاب کی سند پیش کی جاتی تھی۔اور ہر مرد عورت اپنے استدلال کیلئے قرآن مجید کو حجت گردانتا تھا۔گویا یوں دکھائی دیتا ہے کہ ساری اسلامی زندگی اور سارے اسلامی ماحول پر قرآن مجید چھایا ہوا ہے اور ہر خورد وکلاں اسی آب حیات کے چشمہ سے پیتا ہے۔

دین حق ساری کائنات کا دین ہے۔اس کی دعوت کا دائرہ سارے جہان اور ساری نسل انسانی تک ہے۔دین حق کے اس مقام کا فطرتی تقاضا تھا کہ مسلمان چاروانگ عالم میں پھیل جاتے اور سسکتی ہوئی انسانیت کو زندگی بخش پیغام دیتے اور تمام انسانوں کو خدائے واحد کے آستانے پر جھکانے کی کوشش کرتے چنانچہ اسلامی تاریخ بتاتی ہے کہ اولین مسلمانوں نے اس فرض کی ادائیگی میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی۔اگرچہ کفار نے اسلامی دعوت کے مقابلہ میں سیف وسنان کے استعمال سے جنگی ماحول سا پیدا کردیا تھا۔اس پر مسلمانوں کو سالہا سال تک دفاعی جنگوں میں الجھنا پڑا اور ایک لمبے عرصے تک وہ خوش اسلوبی سے اس ناگوار فرض کو ادا کرتے رہے۔**کتب علیکم القتال وھو کرہ لکم۔**

تاہم اس ماحول میں بھی قرآنی تاثیرات کی شعاعیں زمین کے کناروں تک پہنچتی رہیں اور آسمانی تحریکات کے نتیجہ میں زمینی حالات بدلتے رہے۔کیا یہ عجیب بات نہیں کہ اسلام نے عین جنگ کے دوران میں بھی حکم دیا۔اگر کوئی برسرپیکار مشرک تم سے پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے کر کلام الٰہی سناؤ۔اور پھر امن وسلامتی سے اسے منزل مقصود تک پہنچاؤ......یہ قرآنی حکم بتلاتا ہے کہ ایک طرف تو مسلمان قرآن مجید پہنچانے کے بہت دلدادہ تھے۔دوسری طرف یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ قرآن مجید کی تاثیرات تاریک سے تاریک دل کو اور انتہائی ناسازگار ماحول میں بھی منور کر سکتی ہیں۔قرآنی ہدایت ہر جگہ راہ پاسکتی ہے اور اس میں ہر شخص کیلئے ہدایت کے سامان ہیں۔

قرآن مجید سے مسلمانوں کا یہ عشق اور ان کے ساتھ ان کی یہ وابستگی لمبے زمانہ تک چلتی رہی اور اس نشہ میں کوئی کمی نہ ہوئی۔لیکن جب آخری زمانے میں عملی زندگی میں فتور واقع ہو گیا اور روحانیت سے یک گونہ بیگانگی پیدا ہوگئی تو قرآنی معارف وحقائق کے دروازے بھی ان پر بند ہو گئے۔

لوگوں نے یہ کہنا شروع کردیا کہ قرآن مجید میں ناسخ ومنسوخ آیات ہیں۔جب تک کسی شخص کو ناسخ و منسوخ آیات کی پوری سمجھ نہ ہو اس کو حق نہیں کہ وہ قرآن مجید کی تفسیر کرے۔پھر یہ اُلجھن پیدا کردی کہ قرآنی آیات میں کوئی ترتیب نہیں۔ پھر یہ کہنا شروع کردیا کہ قرآن میں صدہا غیر عربی الفاظ پائے جاتے ہیں۔نوبت یہاں پہنچی کہ قرآن کا ترجمہ کرنا ممنوع قرار دیا گیا۔انجام یہ ہوا کہ عوام تو عوام علماء تک قرآن مجید کو چھوڑ کر دوسرے علوم فقہ،منطق،فلسفہ وغیرہ کے پیچھے پڑ گئے۔اوران کی گتھیوں کو سلجھانے میں عمریں خرچ کردیں۔قرآن مجید کو طاقچوں میں بند کرنے کا تقدس تو حاصل تھا ہی اسے انسانی عقل سے بالا کتاب قرار دے کر اس کی عظمت بیان کی جاتی تھی۔مگر اسے ایک زندہ کتاب کی حیثیت حاصل نہ تھی۔اور نہ یہ کتاب کو کسی شعبہ ہائے زندگی پر حاوی رکھا گیا۔اور نہ اس کے احکام سے اپنی اُخروی زندگی کو وابستہ رکھا گیا۔مگر یہ تو وہ کتاب ہے جس کے نازل کرنے والے خدا نے یہ وعدہ فرمادیا تھا کہ ہم نے ہی اسے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے ایفا کی خاطر اپنے فرستادہ کو مبعوث فرمایا۔جس کی بعثت کی علت غائی قرآن مجید کی حفاظت اوراس کی اشاعت ہے۔

حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

جوں جوں قرآنی صداقتوں کا اظہار ہوتا تھا اور جوں جوں مومنوں میں تازگی اور بشاشت عود کر آرہی تھی۔خدا کا مسیح خوش ہورہا تھا۔کیونکہ اس کی زندگی کا مقصد قرآنی حقائق کا اظہار قرار پاچکا ہے۔فرماتے ہیں۔

صد بار رقص با کنم از خرمی اگر
بینم کہ حسن و دلکش فرقاں نہاں نماند

اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریک احمدیت اس دور میں اشاعت وخدمت قرآن کے لئے ہی قائم کی گئی ہے۔حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے لوگوں کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے۔یہ زندگی عارضی ہے۔جلد یا بدیر ختم ہو جائیگی۔ہم سب مسافر ہیں اور درحقیقت رخت سفر باندھے بیٹھے ہیں۔موت کے آنے سے پہلے پہلے قرآن کی خدمت کیلئے کمر کس لو اور دن رات اس میں منہمک ہو جاؤ۔ان پاکیزہ خیالات کے اختیار کرنے والے اور اس ستھرے ماحول میں آنے والے ہر مومن کا دل خدمت قرآن کیلئے بے چین رہتا ہے اور اسے رہنا چاہئے۔وہ خدمت قرآن کے بغیر اپنی زندگی کو عبث خیال کرتا ہے۔اور اسے کرنا چاہئے۔اس لئے یہ سوال اہم ہے کہ وہ کون سے طریقے ہیں جن سے ہم قرآن کی خدمت کرسکتے ہیں؟ قرآن مجید کی خدمت کے دس طریقے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

اول۔قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب ہے۔اس سے حقیقی تعلق پیدا کرنے کیلئے بنیادی طور پرضروری ہے کہ ہم اس کی تلاوت درست طور پر کریں۔اس کے الفاظ کا مقدور بھر صحیح تلفظ کرنے کی کوشش کریں۔اسے سرچشمہ حیات یقین کر کے پڑھیں اور پورے ادب اور احترام سے اسے تلاوت کریں۔کیونکہ ظاہر کا اثر باطن پر ہوتا ہے۔ اور ماحول سے انسان کا دل اثر پذیر ہوتا ہے۔اسی بنا پر بہت سے صوفیاء نے پوری یکسوئی کے ساتھ ساتھ انسان کا تلاوت قرآن مجید کے وقت باوضو ہونا بھی ضروری قرار دیا ہے۔ہم اس امر کو خدمت قرآن مجید کہہ رہے ہیں لیکن درحقیقت یہ قرآن مجید سے استفادہ کرنے کا اولین گر ہے۔ورنہ قرآن مجید اپنی ذات میں ہماری خدمت کا محتاج نہیں ہے۔

دوم۔قرآن مجید سے تعلق پیدا کرنے کیلئے ازبس ضروری ہے کہ پڑھنے والے کو قرآن مجید کا ترجمہ آتا ہو۔وہ اس کے الفاظ کا مطلب سمجھتا ہو۔ بغیر معنی سمجھنے کے قرآن مجید پڑھنا برکت سے تو خالی نہیں۔لیکن قرآن مجید سے صحیح فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔جب تک انسان اس کے معنی اور کم از کم ابتدائی تفسیر بھی انسان کو معلوم نہ ہو۔قلبی لگاؤ کیلئے معرفت اور شناسائی بنیادی شرط ہے۔

سوم۔محبت اور دل بستگی کیلئے محبوب کا حسین و جمیل ہونا اور عیوب ونقائص سے مبرّا ہونا لازمی ہے۔قرآن مجید سے محبت کیلئے ضروری ہے کہ انسان اسے ان تمام خرابیوں سے منزہ اور پاک یقین کرے۔جو اس کی شان کے منافی ہے۔ قرآن مجید کوئی عام انسانی کلام نہیں ہے وہ خدائے رب العٰلمین کا عالمگیر کلام ہے۔جس کو ہمیشہ قائم رکھا جانا مقدر ہے۔اس لئے اس میں اعلیٰ سے اعلیٰ باریک اور لطیف باتیں مذکور ہیں۔مگر بہت سے سطحی خیالات والے مفسرین نے قرآن مجید کی ایسی تفسیریں کی ہیں اور ایسے ایسے خیالات قرآن مجید کی طرف منسوب کر دیئے ہیں۔ جو درحقیقت قرآن مجید کے چمکدار چہرہ پر بدنما داغوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔بہرحال یہ ایک عظیم الشان خدمت قرآن مجید ہے۔کہ اسے انسانوں کے غلط خیالات سے منزہ قرار دیا جائے اور اس کے روشن چہرہ پر سے بدنما داغوں کو دور کیا جاسکے۔یہ کام اتنا اہم اور وسیع ہے کہ لمبی عمر خرچ کرنے کے باوجود انسان اپنی کوتاہ عملی کا اعتراف کرنے پر مجبور ہے۔

چہارم۔قرآن مجید پر تدبر اس ایمان اور یقین سے کیا جائے کہ وہ تمام آسمانی صداقتوں کا سرچشمہ ہے۔اور جملہ علوم اس میں موجود ہیں۔یہ یقین حقیقت اور تجربہ پر مبنی ہے۔کوئی وہم نہیں ہے ظاہر ہے کہ اس یقین کے ساتھ قرآن مجید کو پڑھنے والا اس سے بہت سے بے مثال موتی اور جواہر نکال سکے گا۔ورنہ ایک نیم مردہ قراءت کوئی چنداں نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوسکتی۔جب انسان قرآنی حسن و جمال پر آگاہ ہو کر پوری شیفتگی اور والہیت کے ساتھ اس مرکز حسن کے گرد گھومے گا۔تو یقیناً اس کے لئے انوار کے در کھولے جائیں گے۔اور افضال الٰہیہ کی بارشیں اس پر ہوں گی۔اس کے ساتھ وہ دنیا کو قرآنی حسن دیکھنے کی دعوت دے سکتا ہے۔وہ دنیاوی علوم کے سامنے خوفزدہ اور مرعوب ہونے کی بجائے ان سب علوم کو خدمت قرآن مجید کا ذریعہ بنائے گا۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ سب علوم اپنے آغاز اور اصول کے لحاظ سے قرآن مجید سے ماخوذ ہیں۔

پنجم۔خدمت قرآن مجید کا طریقہ یہ ہے کہ انسان احکام قرآن مجید پر عمل کرے۔اور اپنی زندگی اس کے مطابق گزارے۔قرآن مجید پر ایمان کے معنے اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ انسان

احکام قرآن مجید پر عمل کرے۔قول بلا عمل تو ایک بے ثمر درخت ہے۔ جو صرف جلانے کے کام آ سکتا ہے۔قرآنی احکام پر عمل کرنا انسان کے اپنے فائدہ کی بات ہے۔

ششم۔قرآن مجید میں موٹے طور پر کچھ ماضی کے واقعات مذکور ہیں۔کچھ آئندہ کے لئے پیشگوئیاں ہیں اور کچھ اوامرو نواہی ہیں۔ایک مومن خدمت قرآن مجید اس طرح بھی بجا لا سکتا ہے۔کہ وہ تاریخی واقعات، آثار قدیمہ،اور دیگر مذاہب کی کتب اور دوسرے دلائل سے قرآنی بیانات کے لئے تائیدی شواہد پیش کرے۔آئندہ والی پیشگوئیوں کے پورا ہونے پر فوراً ان کا اعلان کرے۔نواہی و اوامر کا فلسفہ بیان کرے۔اس وسیع و عریض خدمت قرآن مجید سے دشمنان دین کے اعتراضات کا ازالہ ہوگا۔مومنوں کے دلوں میں اضافہ ایمان ہوگا۔یہ کام پُر خلوص مسلسل خدمت سے سرانجام دیا جاسکتا ہے۔بہت سے لوگ یہ کام ایک حد تک کر چکے ہیں مگر ہر روز نئے نئے امور پیدا ہوتے رہتے ہیں اور اس لئے خدمت قرآن مجید کے نئے نئے پہلو ظاہر ہورہے ہیں۔اس لئے ہر زمانہ کو ایسے عشاق قرآن مجید کی ضرورت ہے۔جو اس راہ میں خون اور پسینہ ایک کر کے اپنے خدا کے سامنے سُرخرو ہوسکیں۔

ہفتم۔ہمارا یہ زمانہ اشاعت کا زمانہ ہے۔اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت گواہ ہے کہ آج دنیا کے متفرق اور دور دراز علاقوں کو ملانے کے لئے جو اسباب پیدا ہوگئے ہیں۔وہ پہلے زمانوں میں ہرگز موجود نہ تھے۔اللہ تعالیٰ نے دین کو عالمگیر مذہب بنایا ہے۔یہ سچ ہے کہ قرآن مجید ساری دنیا کیلئے شریعت ہے۔اور یہ ماننا پڑے گا کہ اس نباء عظیم کے ظہور کا یہی زمانہ ہے۔اور قرآنی صداقتوں کے انوار کو دنیا کے کونہ کونہ تک پھیلانے کا یہی وقت ہے۔اس وقت قرآن مجید کی بہترین خدمت اس کے تراجم دنیا کی تمام زبانوں میں کر کے قریہ قریہ بستی بستی پہنچائے جاویں۔یہ کام بھی بہت اہم اور بڑی ذمہ داری اور جان جوکھوں کا کام ہے۔جس کا جوُا جماعت احمدیہ عالمگیر نے اپنے کندھوں پر لے رکھا ہے۔اہل علم اپنے علم اور زبان دانی،قرآن دانی سے کریں اور اہل ثروت اپنی دولت کو اس اہم اور عظیم قربانی کے لئے حتی المقدور صرف کریں۔

ہشتم۔آج دنیا مذاہب کی منڈی کی صورت اختیار کر چکی ہے۔اور قرآنی پیشگوئی **وترکنا بعضھم یومئذٍ یموج فی بعض** کے مطابق سب اہل مذاہب اپنے اپنے مذہب کی برتری ثابت کرنے کیلئے میدان میں سرگرم ہیں۔عیسائیت، ہندو دھرم اور بدھ ازم دین کو چیلنج دے رہے ہیں۔اور قرآنی صداقتوں سے انحراف کر کے اس کے جلانے کے درپے ہیں۔اب ضرورت ہے کہ قرآنی حکم **وجاھدھم بہ جھاداً کبیراً** کے مطابق تمام علماء میدان عمل میں سرگرم عمل ہوں۔علمی دلائل و براہین سے دین حق کی فضیلت و برتری علوم کی روشنی میں قرآنی صداقتوں کو ثابت کریں۔یہ بھی عظیم کام خدمت قرآن ہے۔

نہم۔انسان مقدور بھر اپنا وطیرہ بنا لے کہ بہر حال قرآن مجید پھیلانا ہے۔جو ان پڑھ ہیں ان کو قرآن مجید پڑھائیں۔جو ناظرہ پڑھ سکتے ہیں ان کو ترجمہ پڑھائیں۔جو ترجمہ جانتے ہیں ان کو تفسیر سکھائی جائے۔اور جو تفسیر جانتے ہیں۔ان کو قرآن مجید کے مزید خزائن سے آگاہ کرنے کی کوشش جاری رہے۔یہ ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔اس کے مطابق ہر انسان اپنی استطاعت کے مطابق اشاعت قرآن مجید کر سکتا ہے۔تحریر کے ذریعہ بھی، مال خرچ کر کے بھی یہ کام ممکن ہے۔

دہم۔انسان ایک عالمگیر معاشرہ جو قرآنی تعلیم پر عمل پیرا ہو اسے قائم کرنے کی کوشش کرے۔یہ کام انسان پہلے اپنے عمل سے،اپنے گھر سے، اپنی اولاد سے، اپنے رشتہ داروں اور عزیز و اقارب سے،اپنے گلی محلے سے،اپنے گاؤں اور شہر سے شروع کرے۔ایسی سوسائٹی بنانے کی کوشش کرے۔جو قرآن مجید کی دلدادہ اور اس پر عمل پیرا ہو۔ہر گاؤں، ہر شہر اور ہر ملک اس تحریک میں شامل ہو، ہر فرد، ہر مجلس، ہر جگہ قرآنی شریعت کا چرچا ہو اور ہر جگہ اس کتاب کا شہرہ ہو۔دین حق کے محبّ،سیاستدان، جرنیل، تاجر، زمیندار، غرض ہر طبقہ اور ہر شعبہء زندگی کے افراد قرآن مجید کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔اور اپنے اپنے دائرہ میں قرآنی معاشرہ کو قائم کرنے والے ہوں۔یہ تو عمومی طریق ہیں۔مگر جماعت احمدیہ نے حضرت امام مہدی کی خواہش کے مطابق قرآن مجید کو ہر لحاظ سے اپنی زندگیوں کا اعلیٰ نصب العین بنا کر اس کتاب عظیم کی ہر لحاظ سے پاسداری کی۔اور قرون اولیٰ کی سی مثالیں پیدا کر کے دکھا دیں۔قرآن کریم کی خدمت کو مقدم رکھ کر آج ساری دنیا کو یہ جماعت عالیہ مات دے رہی ہے۔

سب برّاعظموں میں اس نے اس کے رنگ میں رنگین معاشروں کی بنیادیں استوار کر دیں۔اور مدرسہ جات اور جامعات کا ایک جال بچھانے میں شب و روز کوشاں نظر آتی ہے۔اب تک سینکڑوں حفاظ قرآن مجید پیدا کئے،تربیتی کورسز کو رواج دیا،صدہا عالم قرآن مجید پیدا کئے، دنیا کی ستر بڑی زبانوں میں تراجم پیش کر چکی ہے اور سو زبانوں میں ترجمہ قرآن مجید کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔لکھوکھہا نسخے قرآن مجید کے شائع کر کے تمام دنیا کے کونے کونے میں پھیلا رہی ہے اور ایم ٹی اے انٹرنیشنل شب و روز قرآن مجید کے ورد میں رطب اللسان ہے۔قادیان اور ربوہ کی گلیاں اس بات کی شاہد ہیں کہ اس جماعت کے ہر چھوٹے بڑے نے قرآنی معاشرہ بنانے میں کیا کیا بے نظیر کردار ادا کیا ہے۔اگر اس کی تفصیل میں کوئی جانا چاہے تو اس کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔پھر اس مرد حق کی مطیع جماعت کاروان خلافت کے سائے تلے عرصہ ایک صد سال سے قرآن کی خدمت کی جوت دل میں جگائے چہار دانگ عالم میں اپنی بے مائیگی کے باوجود باطل کے مقابلہ میں شب و روز سرگرم عمل ہے۔دوصد ممالک کی ہزارہا جماعتوں کی بیوت الذکر اور مدرسہ جات میں درس قرآن کریم کو یقینی بنائے ہوئے ہے۔قرآنی عالم بنانے کیلئے سب براعظموں کے سب اہم ممالک میں 13 جامعات احمدیہ قائم ہوچکی ہیں اور سالانہ سینکڑوں علماء قرآن بن رہے ہیں۔اب جدید وسائل نشر و اشاعت سے استفادہ کرتے ہوئے اشاعت قرآن کریم میں ہزار گنا تیزی آ چکی۔سینکڑوں روزنامے، ہفت روزے، سہ ماہی مجلّہ جات سب ممالک میں شان قرآن بیان کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ایم ٹی اے انٹرنیشنل ٹی وی کے تینوں چینلز مسلسل نور خلافت کی روشنی میں شب و روز اشاعت قرآن کیلئے کمر کسے ہوئے ہے۔ان ساری کوششوں کا سہرا حضرت مسیح موعود کے ہی سر ہے۔حضرت مسیح موعود کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے قرآن مجید کے درس و تدریس اور دوستوں کے اندر قرآنی علوم سیکھنے کا شغف پیدا کرنے کا فریضہ عمر بھر احسن رنگ میں سرانجام دیا۔ان کے بعد حضرت مصلح موعود نے اللہ تعالیٰ سے قرآنی علوم سیکھے اور دنیا کو چیلنج پیش کیا کہ کوئی شخص قرآن مجید کی تفسیر اور اس کے معارف اور حقائق و لطائف بیان کرنے میں میرا مقابلہ کر لے۔پھر ان کے بعد حضرت ناصر دین نے تو ساری دنیا کے سات دورہ جات کر کے قرآن کریم کو دنیا کی بڑی زبانوں میں ترجمہ کروا کر گھر گھر پہنچانے کا پروگرام بنایا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تو اس کام کو اوج ثریا تک پہنچا دیا۔اب حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مزید زبانوں میں اس بابرکت کام کو وسعت دینے میں شب و روز اپنے انصار و خدام کے ساتھ مصروف عمل ہیں۔الغرض حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم کی بہت عظیم الشان خدمت کی ہے۔جس کی نظیر چودہ سو برس میں ملنا بہت مشکل ہے۔یہ آپ کی کوششوں کا نتیجہ ہی تو ہے کہ قرآن جسے لوگ نظر انداز کر چکے تھے اور گویا اس زمین سے اُٹھ گیا ہوا تھا۔وہ پھر اس زمین پر اُتارا گیا ہے۔واقعی قرآن کرّہ ارض سے اٹھ چکا تھا. مگر اس فارسی النسل جوان کی ہمت اور کوششوں کے نتیجہ میں آج دوبارہ دنیا میں رائج ہوگیا ہے۔حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا ہے۔

”تمہاری فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔“

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد 19 ص 27)

”قرآن شریف کے بعد کسی کتاب کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ جس قدر انسان کی حاجت تھی وہ سب کچھ قرآن شریف بیان کر چکا۔“

(چشمہ معرفت۔روحانی خزائن جلد 23 ص 80)

”تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد ﷺ“۔

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد 19 ص 13)

اسلام زندہ مذہب اور ہماری کتاب زندہ کتاب اور ہمارا خدا زندہ خدا اور ہمارا رسول زندہ رسول پھر اس کے برکات،انوار اور تاثیرات مردہ کیونکر ہوسکتی ہیں؟“

(اخبار الحکم 31/اکتوبر 1905ء ص 6)

جہانگیر خان اور جان شیر خان کے عالمی ریکارڈ

پاکستان کے سکواش کے عظیم کھلاڑیوں جہانگیر خان اور جان شیر خان نے سکواش کے میدان میں جو ریکارڈ قائم کئے وہ گینز بک کے متعدد ایڈیشنوں کی زینت بن چکے ہیں۔

جہانگیر خان 5 سال تک ناقابل شکست رہنے، 10 مرتبہ برٹش اوپن سکواش چیمپئن شپ جیتنے اور دنیا کے سب سے کم عمر ورلڈ اوپن سکواش چیمپئن ہونے کا ریکارڈ رکھتے ہیں، جبکہ جان شیر خان نے 8 مرتبہ ورلڈ اوپن سکواش چیمپئن شپ جیت کر یہ اعزاز سب سے زیادہ مرتبہ حاصل کرنے کا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ جہانگیر خان اور جان شیر خان کے یہ ریکارڈز ابھی تک ناقابل تسخیر ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم مبارک احمد قمر صاحب مربی سلسلہ کارکن نظارت رشتہ ناطہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے بیٹے مکرم نور احمد قمر صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ عرشیہ نور صاحبہ جرمنی کو مورخہ 31 دسمبر 2011ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچے کا نام حسبان احمد قمر عطا فرمایا اور اسے وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری منیر احمد صاحب صدر جماعت ہوزم (Husum) جرمنی کا نواسہ اور مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب مرحوم آف چارکوٹ کشمیر کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

محترمہ کوثر سہیل صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر سہیل مختار صاحب ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میری والدہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالرب صاحب کینیڈا کی ٹانگ کا فریکچر ہوا ہے۔ آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا محمد افضل بیگ صاحب سٹیٹ لائف ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور کافی عرصہ سے بیمار ہیں فالج بھی ہوا ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے نسبتی بھائی مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ پتوکی ضلع قصور کے بیٹے مکرم مرزا وسیم احمد صاحب بعمر 58 سال مورخہ 28 دسمبر 2011ء کو ہارٹ اٹیک ہونے کی وجہ سے رحلت کر گئے۔ مورخہ 29 دسمبر 2011ء کو صبح 9 بجے مکرم منصور احمد چٹھہ صاحب مربی سلسلہ واپڈا ٹاؤن لاہور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر ضلع لاہور میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔ مرحوم بہت نیک، خدا ترس، غریبوں کی ہر طرح مدد کرتے، ہر قسم کے پرندوں جانوروں کا خیال رکھتے اور باقاعدہ ان کی خوراک کا انتظام کرتے تھے، مہمان نواز اور نمازوں کے پابند تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں والدہ محترمہ کے علاوہ چار بھائی مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب کینیڈا، مکرم مرزا ندیم بیگ صاحب کینیڈا، مکرم مرزا قمر بیگ صاحب آسٹریلیا، مکرم مرزا نفیس بیگ صاحب لاہور ایک بہن مکرمہ طلعت خورشید صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا خورشید بیگ صاحب لاہور سوگوار چھوڑی ہیں۔ ان کی ایک بہن مکرمہ فرحت سعید صاحبہ وفات پا گئی تھیں۔ والدہ صاحبہ کینیڈا میں بیمار ہیں۔ مرحوم مکرم مرزا محمد شریف بیگ صاحب پتوکی کے پوتے، مکرم مرزا سلام اللہ بیگ صاحب کے نواسے اور حضرت مرزا دین محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے تھے۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت کیلئے دعا کی درخواست ہے اور لواحقین کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم عدیل احمد رضا صاحب ابن مکرم وکیل احمد رضا صاحب طاہر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی تائی محترمہ صدیقہ اختر صاحبہ زوجہ مکرم جمیل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ ایک لمبی علالت کے بعد مورخہ 11 دسمبر 2011ء کو بعمر 54 سال وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز سہ پہر تین بجے محترم افتخار احمد ملہی صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ نے پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان گکھڑ منڈی میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ انتہائی منکسر المزاج اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنے والی تھیں۔ واقف زندگی ہونے کی وجہ سے میرے ساتھ خاص محبت کا سلوک تھا۔ آپ نے دو بیٹیاں مکرمہ شگفتہ مبشر صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب اسلام آباد، مکرمہ شاہدہ منیر صاحبہ زوجہ مکرم منیر احمد صاحب سڈنی آسٹریلیا، ایک نواسی اور ایک نواسہ یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حافظ محمد صدیق راشد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ مبارکہ صدیق صاحبہ بنت مکرم میجر عارف زمان صاحب (ر) ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 29 دسمبر 2011ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بقضائے الٰہی 58 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ 30 دسمبر 2011ء کو بیت مبارک میں نماز جمعہ کے بعد محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا جمیل الرحمٰن رفیق صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم محمد سلیم صاحب لندن، مکرم محمد کلیم صاحب لندن، مکرم محمد طارق صاحب ربوہ، مکرم محمد نعیم صاحب ربوہ اور ایک بیٹی مکرمہ امۃ المعین صاحبہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ چاروں بیٹے شادی شدہ ہیں۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی مہمان نواز، غریب نواز اور جماعتی تحریکات میں باقاعدگی سے شمولیت اختیار کرتی تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ملک امان اللہ صاحب مربی سلسلہ گلشن راوی لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم مقبول احمد نور صاحب سروسز ہسپتال میں دو روز کی شدید علالت کے بعد مورخہ 25 دسمبر 2011ء کو بعمر 62 سال انتقال کر گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کی نماز جنازہ مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مورخہ 27 دسمبر کو 2011ء صبح گیارہ بجے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم منیر احمد شاہین صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نہایت مخلص اور نافع الناس وجود تھے، وہ جنرل سیکرٹری مجلس عاملہ حلقہ گلشن راوی لاہور کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ احباب جماعت کے بہت خیر خواہ تھے۔ نظام خلافت کے ساتھ والہانہ تعلق اور مہمان نواز تھے۔ مربیان سلسلہ سے خاص محبت و شفقت کا سلوک رکھتے تھے۔ ہر روز نماز عصر کے بعد مرکز نماز ہی میں رہتے اور ذکر الٰہی کرتے رہتے اور نماز مغرب ادا کرنے کے بعد گھر جایا کرتے تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ان کی بیوہ اور بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

شیڈیول برائے داخلہ کلاس پریپ

امسال تمام جماعتی ادارہ جات (مریم گرلز ہائی سکول، بیوت الحمد پرائمری سکول، طاہر پرائمری سکول، مریم صدیقہ ہائیر سیکنڈری سکول اور نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن) میں کلاس پریپ کے ایڈمیشن درج ذیل نظام اوقات کے مطابق ہوں گے۔

تاریخ فارم وصولی (متعلقہ سکول سے)

3 تا 20 جنوری 2012ء۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 جنوری 2012ء

امتحان تحریری: 11 فروری 2012ء

زبانی: 12 فروری 2012ء

کامیاب طلبہ کی لسٹ 22 فروری 2012ء

فیس جمع کرانے کی تاریخ 23 فروری تا 7 مارچ 2012ء

ہدایات: امتحان درج ذیل سلیبس کے مطابق ہوگا۔

انگلش: Aa-Zz **اردو:** الف تا ے

ریاضی: گنتی 1 تا 20 نصاب وقف نو: 1 تا 4 سال

قاعدہ یسرنا القرآن: صفحہ 1 تا 20

جنرل نالج: اس کا ٹسٹ بچہ/بچی کی عمر کے مطابق ہوگا۔

بچہ/بچی کی عمر 31 مارچ تک ساڑھے چار سال تا ساڑھے پانچ سال ہونا ضروری ہے۔ تحریری امتحان کا پیپر پیٹرن سکول سے فارم وصول کرتے وقت حاصل کر لیں۔ (نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم فضل احمد ناز صاحب معلم تر گڑی ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خسر محترم احمد دین صاحب ولد مکرم نواب دین صاحب مرحوم مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ 84 سال کی عمر میں مورخہ 17 دسمبر 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ 18 دسمبر 2011ء کو مکرم جاوید اقبال صاحب مربی ضلع گوجرانوالہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا مکرم احمد اسلام طاہر صاحب معلم اصلاح و ارشاد مقامی نے کروائی۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑے نیک، خدمت گزار، خلافت کے ساتھ گہری وابستگی رکھنے والے تھے۔ مرحوم نے 1952ء سے لے کر 2009ء تک ایک لمبا عرصہ بطور سیکرٹری مال مقامی جماعت میں خدمات کی توفیق پائی مرحوم فرقان بٹالین میں بھی کچھ عرصہ خدمت کرتے رہے۔ مرحوم نے 5 بیٹے دو بیٹیاں اور 15 پوتے 7 پوتیاں 4 نواسے 8 نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

روزنامہ الفضل مورخہ 3 جنوری 2012ء صفحہ 7 پر مورخہ 8-9 جنوری کے پروگرام غلطی سے 6-7 جنوری کی سرخی کے نیچے شائع ہوگئے ہیں۔ اب یہ پروگرام دوبارہ شائع کئے جا رہے ہیں۔

8 جنوری 2012ء

12:30 am فیتھ میٹرز
1:30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:15 am انتخاب سخن
3:20 am راہ ھدیٰ
5:00 am ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:15 am خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جنوری 2012ء
6:30 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
7:00 am لقاء مع العرب
8:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جنوری 2012ء
9:15 am سٹوری ٹائم ۔ بچوں کے لئے دینی کہانیاں
10:00 am فیتھ میٹرز
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
11:50 am Beacon of Truth (سچائی کا نور)
12:55 pm فیتھ میٹرز
2:00 pm جلسہ سالانہ یو۔کے 2010ء
2:55 pm انڈونیشین سروس
3:55 pm سپینش سروس
5:05 pm تلاوت قرآن کریم
5:40 pm سٹوری ٹائم ۔ بچوں کے لئے دینی کہانیاں
6:00 pm بنگلہ سروس
7:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جنوری 2012ء
8:10 pm گلشن وقف نو
9:20 pm فیتھ میٹرز
10:25 pm الترتیل
11:00 pm ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:30 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)

9 جنوری 2012ء

12:35 am ریئل ٹاک
1:40 am فوڈ فار تھاٹ
2:15 am جلسہ سالانہ یو۔کے
3:05 am خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جنوری 2012ء
4:15 am رفقائے احمد
5:00 am ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:30 am یسرنا القرآن
5:50 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:20 am لقاء مع العرب
7:25 am فوڈ فار تھاٹ
8:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جنوری 2012ء
9:10 am رفقائے احمد
9:55 am فیتھ میٹرز
11:05 am تلاوت قرآن کریم
11:30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
12:05 pm طبی مسائل
12:40 pm گلشن وقف نو
1:50 pm فرنچ پروگرام
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:10 pm تقاریر جلسہ سالانہ
4:55 pm تلاوت قرآن کریم
5:05 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
5:35 pm ایم ٹی اے ورائٹی
6:10 pm بنگلہ سروس
7:10 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 24 مارچ 2006ء
8:20 pm تقاریر جلسہ سالانہ
9:10 pm راہ ھدیٰ
10:50 pm ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:20 pm عربی سروس

10 جنوری 2012ء

12:25 am لقاء مع العرب
1:30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am گلشن وقف نو
3:15 am تقاریر جلسہ سالانہ
3:55 am خطبہ جمعہ فرمودہ 24 مارچ 2006ء
5:00 am ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:30 am طبی مسائل
6:05 am ان سائٹ
6:25 am لقاء مع العرب
7:45 am ایم ٹی اے ورائٹی
8:15 am فرنچ پروگرام
9:20 am درس حدیث
9:35 am جلسہ سالانہ سپین 2010ء
11:05 am تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am ان سائٹ
11:45 am کینیڈین سروس
12:15 pm یسرنا القرآن
12:45 pm گلشن وقف نو
1:55 pm سوال وجواب
3:05 pm انڈونیشین سروس
4:05 pm سندھی سروس
5:25 pm تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:40 pm ایم ٹی اے ورائٹی
6:20 pm ان سائٹ
6:35 pm بنگلہ سروس
7:35 pm جلسہ سالانہ یو۔کے 2010ء
8:25 pm یسرنا القرآن
8:45 pm گفتگو پروگرام
9:25 pm راہ ھدیٰ
11:00 pm ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:30 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)

(بقیہ از صفحہ 1 عبدالمنان ناہید)

مرحوم کو جماعتی خدمات کا بھی موقع ملا۔ 30 کی دہائی میں مجلس انصاراللہ سیالکوٹ میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور محترم بابو قاسم دین صاحب جیسے بزرگان سلسلہ کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا، جب خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں آیا تو آپ کو قائد مقامی اور قائد علاقہ راولپنڈی کے طور پر بھی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ نائب امیر ضلع اور قائمقام امیر ضلع راولپنڈی بھی رہے۔ وفات سے قبل بطور قاضی ضلع راولپنڈی فرائض سرانجام دیتے رہے۔

مرحوم بڑے نیک انسان تھے۔ شرائط بیعت پر ہمیشہ عمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنی زندگی کو گزارا۔ امانتداری اور دیانتداری کی عمدہ مثال تھے۔ نماز، روزہ کے پابند اور باقاعدگی سے تہجد پڑھنے والے تھے۔ غرباء کے ساتھ ہمدردی اور عفوو درگزر کرتے تھے۔ خلفاء سلسلہ اور بزرگان سلسلہ کا بے حد ادب و احترام اور خلافت احمدیہ کے اطاعت گزاروں اور وفا داروں میں سے تھے۔ جماعت کی مالی تحریکات میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ آپ بے نفس انسان تھے۔

مرحوم کی شادی محترمہ عائشہ محمودہ صاحبہ بنت محترم محمد صدیق میر صاحب آف امرتسر کے ساتھ ایک رؤیا کی بناء پر ہوئی۔ آپ کی اہلیہ بھی صاحب رؤیا وکشوف خاتون تھیں۔ اہلیہ کی وفات 1991ء میں ہوئی۔ یہ صدمہ بھی مرحوم نے صبر و حوصلے کے ساتھ برداشت کیا اور بعد میں ان کی یاد میں کلام بھی لکھا۔ مرحوم کی کوئی اولاد نہ تھی۔ حضرت مصلح موعود کی خلافت کے 25 سال پورے ہونے پر خلافت جوبلی کے موقع پر جماعتی سطح پر خلافت کے موضوع پر ایک امتحان ہوا تھا جس میں مرحوم اور ان کی اہلیہ دونوں میاں بیوی نے دوسری پوزیشنز حاصل کیں۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رفیق حضرت مسیح موعود مرحوم کی والدہ محترمہ حاکم بی بی صاحبہ کے پھوپھا تھے اور انہی کے گھر میں والدہ کی پرورش ہوئی۔ چونکہ قیام قادیان میں تھا اس لئے حضرت مسیح موعود کے گھر میں بھی آنا جانا تھا اور اس طرح حضرت مسیح موعود اور حضرت اماں جان کے پیار و شفقت سے بھی حصہ پایا۔ محترم عبدالمنان ناہید صاحب تین بھائی اور تین بہنیں ہیں اور بہن بھائیوں میں آپ تیسرے نمبر پر تھے۔

مورخہ یکم جنوری 2012ء کو بعد نماز عصر ایوان توحید راولپنڈی میں مرحوم کی نماز جنازہ مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی ضلع راولپنڈی نے پڑھائی۔ راولپنڈی اور اسلام آباد سے آئے ہوئے احباب نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ میت کو تدفین کیلئے ربوہ لایا گیا جہاں پر 2 جنوری کو بعد نماز ظہر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، مغفرت کی چادر میں لپیٹتے ہوئے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور اسی طرح آپ کے تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 4۔جنوری	
طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	5:19

نئے سال کا کیلنڈر مفت حاصل کریں
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

ستار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

FR-10